REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

بجز سہ شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

خطبہ نمبر ۱۶

۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | یکم ہجرت ۱۳۴۱ ہش یکم مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۸ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں گناہوں سے نجات دلانے کے لئے خدا کی معرفت کے تازہ یقین سے بہرہ ور کرنا چاہتا ہوں

یہی وہ خدمت ہے جو میرے سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو مجھے پورا کرنا ہے

"جو لوگ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ صحت نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی تجلیات کی چمکار سے ان کی اندرونی تاریکیوں کو دور کر دے گا اور انہیں ایک نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا اور یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو گناہ کے زہر کے اثر سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لئے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہی وہ خدمت ہے جو ہمارے سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں جو انسان اس زنجیر اور قید سے نجات پانے کی محسوس کرتا ہے جو گناہ کی زنجیریں ہیں۔ اسے اسی طریق پر نجات ملے گی۔ پس اگر کوئی قصے کہانیوں کو ہاتھ سے پھینک کر اور ان رسمی حیلوں اور خیالی ذریعوں کو چھوڑ کر کہ کسی کی خودکشی بھی گناہ سے بچا سکتی ہے صدق اور اخلاص سے یہاں رہے گا تو وہ خدا کو دیکھ لے گا اور خدا کو دیکھ لینا ہی گناہ پر موت وارد کرتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۲۱۰)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۳۰ اپریل۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ بے چینی اور کمزوری پہلے کی نسبت زیادہ ہے اور شوگر میں بھی پہلے کی نسبت زیادتی ہے بلڈ پریشر بدستور ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

شیخ ناصر احمد صاحب کیلئے دعا کی تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

شیخ ناصر احمد صاحب سیکرٹری سوئٹزرلینڈ کا خط موصول ہوا ہے کہ وہ ایک عرصہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں اور اعصابی کمزوری کی شدید شکایت ہے جس کا ان کے دل پر بھی اثر ہے۔ احباب شیخ صاحب موصوف کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے شفا دے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۰/۴/۶۲

روحانی نعمتوں کا خوانِ یغما

ماہنامہ "انصار اللہ" کا ہر شمارہ روحانی نعمتوں کا ایک خوانِ یغما ہوتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ بھی اس خوانِ یغما سے متمتع ہوں تو اس کی خریداری قبول فرمائیے۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے جو طلبہ داخل ہونا چاہتے ہوں وہ صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ میں برائے انٹرویو آ جائیں فارم داخلہ دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے داخلہ ۸ مئی تک جاری رہے گا۔ داخلہ کا معیار کم از کم دسویں پاس ہے ایف اے یا بی۔ اے پاس طلبہ بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ سے ایک اہم خطاب

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے

یہ تحریک میں اخبار کے فائدہ کیلئے نہیں بلکہ تمہارے ایمانوں اور تمہاری نسلوں کے ایمانوں کی حفاظت کیلئے کر رہا ہوں

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

(۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۴ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ میری ۲۷ دسمبر کی تقریر "زیادہ تر تربیتی ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی اس میں تربیتی مضمون کم ہو جاتے ہیں اور بعض علمی مضامین بھی میں ضمنی طور پر لے آتا ہوں .... اگر ہمارے زود نویسی کے محکمہ والے ذرا بھی توجہ کریں تو ان کو اخبار میں شائع کرایا جا سکتا ہے۔" (الفضل ر فروری ۱۹۵۵ء)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں صیغہ زود نویسی کئی تقاریر شائع کروا چکا ہے آج اس سلسلہ میں حضور کی ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کی تقریر کے بعض اہم اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ تقریر حضور نے قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ارشاد فرمائی تھی۔ اور گو اس تقریر کا ایک خلاصہ الفضل ۲۹ دسمبر ۱۹۳۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر اصل تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب حضور کی اس تقریر کا وہ حصہ جو اپنی افادیت کے لحاظ سے آج بھی تازہ اور جماعت کی توجہ کا محتاج ہے احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حضور کے یہ ارشادات صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ احزاب کی چند آیات کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

میں آج اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

قومی زندگی کیلئے یہ ضروری

ہوتا ہے کہ عضو اپنے جسم سے ملا رہے۔ جو چیز اپنی ذات میں اکیلی ہو وہ علیحدہ رہ سکتی ہے۔ مثلاً ایک درخت جو اپنی جگہ پر قائم ہے اسے کسی دوسرے درخت سے ملنے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر وہ اکیلا کسی جنگل میں لگا دیا جائے تو وہ اپنی زندگی قائم رکھ سکتا ہے۔ لیکن اسی درخت کی اگر ایک شاخ کاٹ لی جائے تو وہ علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ وہ کل کا جزو ہے اور جزو کل سے علیحدہ نہیں ہو سکتا

اللہ تعالیٰ کا یہ ایسا قانون ہے

کہ جس کے خلاف اعلیٰ مخلوق میں ہمیں کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ ادنےٰ مخلوق میں بعض مثالیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ بعض جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں دو ٹکڑے کر دیا جائے تو ان کے دونوں ٹکڑے زندہ رہتے ہیں مگر یہ ادنیٰ درجہ کے کیڑے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کی مخلوق میں سے کسی کا کوئی عضو اصل سے جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جب کوئی افراد ایسے ہوں جو اپنے آپ کو جماعت کہتے ہوں اور ان کا

ایک مقصد اور مدعا

ہو تو ان کی نسبت بھی جماعت کے ساتھ وہی ہوا کرتی ہے جو شاخ کی درخت کے ساتھ یا انسان کے ہاتھوں اور پاؤں کی اس کے بدن کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور یہ نسبت اس وقت تک چلتی چلی جاتی ہے جب تک وہ جماعت کا حصہ رہتے ہیں

پس جماعتی معاملات میں افراد کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور اس زمانہ میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے

سلسلہ کے اخبارات

پہنچتے رہیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے پاس بیٹھا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے میں اب بول رہا ہوں۔ تو گو عورتوں کا جلسہ بہت دور ہے۔ مگر لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے وہ بھی میری تقریر سن رہی ہیں۔ اگر لاؤڈ سپیکر نہ ہوتا تو انہیں کچھ علم نہ ہوتا۔ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ پس لاؤڈ سپیکر نے عورتوں کو میری تقریر کے قریب کر دیا۔ اسی طرح اخبارات دور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ

الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں

گو بعض دفعہ یہ اخبارات ایسی خبریں بھی شائع کر دیتے تھے جو ضرر رساں ہوتی تھیں مگر چونکہ ان کے فوائد ان کے ضرر سے زیادہ تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے یہ دو اخبارات ہمارے دو بازو ہیں۔ دو بازو ہونے کے یہی معنے ہیں کہ ان کے ذریعہ ہمارا جو بازو ہے یعنی جماعت وہ ہم سے ملا ہوا ہے۔ پھر اس زمانہ میں ہمارے اخبارات کی طرف احباب کو بہت توجہ ہوا کرتی تھی۔ حالانکہ جماعت اس وقت آج سے دسواں یا بیسواں حصہ تھی۔ چنانچہ بدر کی خریداری ایک زمانہ میں چودہ پندرہ سو رہ چکی ہے۔ اسی طرح الحکم کے خریداروں کی تعداد ایک ہزار تک تھی بلکہ الحکم نے تو ایک دفعہ روزانہ ہونے کی صورت بھی اختیار کر لی تھی تو جماعت کے دوست اس زمانہ میں کثرت سے اخبارات خریدتے تھے بلکہ جو پڑھے لکھے نہیں تھے۔ بعض دفعہ وہ بھی خریدتے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے دیتے اور سمجھتے کہ یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔

مجھے یاد ہے

میاں شیر محمد صاحب جو بنگہ کے رہنے والے تھے انہوں نے بہت سے احمدی کئے۔ ایک دفعہ جب میں ان کے علاقہ میں گیا تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ ان کے ذریعہ کئی آدمی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نے جب ان سے گفتگو کی۔ تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل سیدھے سادے آدمی ہیں اور عمدگی سے بات تک بھی نہیں کر سکتے۔ آخر میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ کس طرح تبلیغ کرتے ہیں تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ یہ یکہ بان ہیں اور الحکم باقاعدہ منگواتے ہیں۔ جب کوئی مسافر ان کے یکہ میں بیٹھ جاتا ہے اور یہ شکل صورت سے پہچان لیتے ہیں کہ یہ لڑاکا اور بد مزاج نہیں تو اسے کہتے ہیں ایک اخبار میرے نام آیا ہے میں پڑھا ہوا نہیں۔ آپ مہربانی فرما کر مجھے پڑھ کر سنا دیں۔ اس پر انہوں نے الحکم نکال کر اس کے سامنے رکھ دینا اور اس نے سنانا شروع کر دینا یہ ہاں ہاں ہوں ہوں کرتے جاتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ کئی لوگ یکہ سے اترتے اترتے کہتے کہ

یہ اخبار کہاں سے نکلتا ہے

اس میں جس مدعی ماموریت کی باتیں لکھی ہیں اس کا پتہ ہمیں بھی بتاؤ تاکہ ہم اس سے ملیں۔ اور اس طرح کئی آدمی ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اب وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے مگر انہوں نے اس لئے اخبار منگوانا ترک نہیں کیا کہ جب میں نہیں پڑھ سکتا۔ تو اخبار منگوانے کا کیا فائدہ ہے بلکہ وہ برابر اخبار منگواتے رہے اور انہوں نے سمجھا کہ پڑھے ہوئے تو اخبار کے ذریعہ اپنا گھر پورا کر لیتے ہیں میں اگر پڑھا ہوا نہیں تو اسی طرح ثواب میں شامل ہو سکتا ہوں کہ اخبار منگواؤں اور غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دیدوں تو اس زمانہ میں دوستوں کو اخبارات کی طرف بہت زیادہ توجہ تھی اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ باوجود اس بات کے اس وقت چند ہزار کی جماعت تھی۔ آج کی نسبت اخبارات کی خریداری بہت زیادہ تھی۔ اور

جماعت میں ایک عام بیداری

پائی جاتی تھی۔ ہر شخص "الحکم" اور "بدر" میں شائع شدہ ڈائری پڑھتا اور یوں محسوس کرتا کہ گویا وہ قادیان میں بیٹھا ہے اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت حاصل ہے لیکن اب جوں جوں جماعت بڑھ رہی ہے اخبارات کی طرف توجہ بہت کم ہو رہی ہے اور یہ ایک خطرناک مرض ہے جس کا علاج بہت جلد ہونا چاہیئے۔ اس وقت ہماری جماعت میں جو دوست اخبار پڑھتے ہیں۔

وہ سب کے سب میاں بشیر احمد صاحب والاعرفان نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پڑھ ہیں، ہم اخبار منگوا کر کیا کریں اور جو پڑھے ہوئے ہیں ان میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی توفیق ہی نہیں کہ ہم

الفضل منگوائیں

اور اس طرح پڑھے ہوؤں میں سے بھی ایک حصہ محروم رہتا ہے پھر ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ "الفضل" کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں۔ ان کے نزدیک دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں مگر خدا تعالےٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کے لئے اخبار خریدیں ایسے لوگ یقیناً دہمی ہوتے ہیں اور ان میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔ میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ "الفضل" میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اُسے خریدا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی بات نظر نہ آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب

کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔

اس سستی اور غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری اخباری زندگی اتنی مضبوط نہیں جتنی کہ ہونی چاہیئے حالانکہ یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اس زمانہ میں اشاعت کے مراکز کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ہونا چاہیئے

میری ذاتی رائے یہ ہے

کہ اگر اخبارات کے متعلق ہماری جماعت کی وہی حالت ہو جائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی تو اخبار "الفضل" کے روزانہ ہونے کے باوجود کم از کم پانچ ہزار خریدار پیدا ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارے دوستوں کے اندر وہی روح پیدا ہو جائے کہ وہ کہیں ہمنے بہرحال اخبار خریدنا ہے چاہے ہمیں پڑھنا آتا ہو یا نہ آتا ہو اور اسی روح سے کام کرنے کے نتیجے میں باقی رسائل وغیرہ کے بھی ہزار دو ہزار خریدار ہو سکتے ہیں کیونکہ اس وقت پنجاب میں ہماری ایک لاکھ سے زیادہ معلوم جماعت ہے وہ لوگ جو کمزوری کی وجہ سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتے یا دل میں تو احمدی ہیں مگر ہمیں ان کی احمدیت کا علم نہیں وہ اس سے الگ ہیں اور اگر سارے ہندوستان کو دیکھا جائے تو اس میں جو ہماری معلوم جماعت ہے اس کو شامل کر کے یہ تعداد ڈیڑھ لاکھ تک ہو جاتی ہے اور اگر بیرون ہند کی معلوم جماعت کو اس میں شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد تین ساڑھے تین لاکھ تک پہنچ جاتی ہے گویا وہ احمدی جو ہمارے ریکارڈ کے لحاظ سے ہمیں معلوم ہیں اور جو اپنے آپ کو ایک نظام میں شامل کئے ہوئے ہیں وہ تین چار لاکھ سے کم نہیں اگر یہ لوگ اپنے اندر

زندگی کی حقیقی روح

پیدا کریں اور عورتوں اور بچوں اور ان لوگوں کو نکال بھی دیا جائے جو انتہائی غربت کی وجہ سے کسی اخبار کے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم از کم بیس ہزار لوگ یقیناً ہماری جماعت میں ایسے موجود ہیں جو سستا یا مہنگا کوئی نہ کوئی اخبار خرید سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی اور ان کا نفس یہ عذر تراشنے لگ جاتا ہے کہ اور چندوں کی کثرت کی وجہ سے ہم اخبار نہیں خرید کر سکتے حالانکہ اس قسم کے چندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی تھے اور گو اس وقت عام چندہ کم تھا مگر ایسے مخلص بھی موجود تھے جو اپنا تمام اندوختہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ روپیہ کی ضرورت پیش آئی بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے اور ان کے لئے

روپیہ کی ضرورت تھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر میں حضرت ام المومنینؓ سے ذکر کیا کہ آج روپیہ کی ایسی تنگی محسوس ہو رہی ہے کہ مجھے خیال آتا ہے شائد کہیں سے قرض لینا پڑے اس کے بعد آپ کسی ضرورت کے لئے باہر تشریف لائے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ہی گھر واپس آگئے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک رومال تھا جو غالباً ململ کا تھا اور کچھ پھٹا ہوا بھی تھا آپ نے ہماری والدہ صاحبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اللہ تعالےٰ بھی کیسے عجیب سامان کرتا ہے ابھی میں روپوں کا ذکر کر رہا تھا اور ابھی جب میں باہر گیا تو ایک غریب سے آدمی نے جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے مجھے یہ رومال دیا جس میں کچھ بندھا ہوا تھا میں نے اس کی غربت کو دیکھتے ہوئے خیال کیا کہ چونکہ بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ ہم زیادہ رقم نذرانہ کے طور پر پیش کریں اسلئے غالباً یہ دھیلے یا دمڑیاں ہوں گی۔ مگر جب میں نے رومال کو کھولا تو وہ روپے تھے اور گننے پر دو سو یا دو سو دس روپے نکلے تو گو اس وقت آنہ فی روپیہ چندہ دینے کا طریق نہیں تھا اور بعض لوگ پیسہ اور بعض دو پیسے کے حساب سے چندہ دیتے تھے مگر اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ اور دقتوں میں بہت زیادہ چندہ بھی دے دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے

منشی رستم علی صاحب مرحوم

جو کورٹ سب انسپکٹر تھے ۲۵ روپے ماہوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چندہ بھیجا کرتے تھے ان کی تنخواہ اس وقت ایک سو روپیہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی دنوں چندہ کی تحریک کی تو میرے سامنے ان کا منی آرڈر آیا جس کے کوپن پر لکھا تھا کہ حضور کی دعا کی برکت سے کورٹ سب انسپکٹر کے عہدہ کی بجائے میرا عہدہ اب کورٹ انسپکٹر کا ہو گیا ہے اور تنخواہ میں بھی اسّی روپے کا اضافہ ہو گیا ہے لیکن چونکہ مجھے یہ ترقی اسی وقت ملی ہے جب حضور کی طرف سے چندہ کی تحریک ہوئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترقی محض حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور میں اس کے شکریہ میں ۲۵ روپے ماہوار جو چندہ پہلے بھیجا کرتا تھا وہ تو بھیجتا ہی رہونگا مگر اب جو اسّی روپے ترقی ہوئی ہے یہ بھی بالالتزام حضور کی خدمت میں ارسال کرتا رہوں گا کیونکہ یہ ترقی حضور کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہی ہوئی ہے چنانچہ اس کے بعد وہ علاوہ پچیس روپوں کے اسّی روپے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماہوار بھیجتے رہے اسی طرح

ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم

تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب گورداسپور میں مقدمہ دائر ہوا تو اس وقت آپ نے مختلف دوستوں کی طرف خطوط لکھے کہ اب خدمت کا وقت ہے جو دوست روپیہ بھیج کر مالی خدمت میں حصہ لینا چاہیں ان کے لئے خدا نے یہ موقع پیدا کر دیا ہے اور وہ دوست جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطوط لکھے ان میں سے ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم بھی تھے بعض دوست جو اس وقت ان کے پاس موجود تھے انھوں نے بتایا کہ جس روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ خط انھیں ملا وہ تنخواہ ملنے کا دن تھا چنانچہ وہ تنخواہ لے کر آئے تو ساری کی ساری تنخواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیج دی وہ کہتے ہیں ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ساری تنخواہ بھیج دی ہے آپ خود کس طرح گزارہ کریں گے تو وہ کہنے لگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چٹھی آئے اور ہم اپنی ضروریات مقدم کر لیں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا اب خواہ ہم مریں یا جئیں میں نے تو جو کچھ کرنا تھا کر دیا پھر اس کے بعد چھ مہینے تک بالالتزام انہیں جو کچھ ملتا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیج دیتے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں ایک اور چٹھی لکھی کہ آپ نے اس چندہ کی وجہ سے اتنی خدمت کی ہے کہ مجھے امید ہے آپ کو روکنا پڑا ہے آپ آئندہ بے شک چندہ نہ بھیجا کریں آپ نے

خدمت کی انتہا کر دی ہے،

تو بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اس وقت چندہ پیسہ تھا یا دو پیسے تھا حالانکہ سوال یہ نہیں کہ چندہ کتنا تھا بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ دیتے کتنا تھے اگر چندہ پیسہ فی روپیہ تھا اور وہ آٹھ آنے دیتے تھے تو کیا اس سے یہ سمجھ لیا جائیگا کہ ان پر بوجھ کم تھا۔؟ پس جماعت کے دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں اور گو پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں مگر معلوم ہوتا ہے دوست میرے الفاظ کو رسمی سمجھتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ میں اخبار کی امداد کا اعلان کر رہا ہوں حالانکہ میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کی نسلوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں اور جو لوگ نہیں پڑھ سکتے وہ بھی اخبار خرید کر اپنے غیر احمدی ہمسایوں اور دوستوں کو دیا کریں تاکہ وہ پڑھیں اور سلسلہ کے قریب ہو جائیں

ہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہوتا ہے جو مفت خور ہوتا ہے وہ لوگ اخبار نہایت باقاعدگی سے پڑھتے ہیں مگر اس طرح نہیں کہ خود خریدیں اور پڑھیں بلکہ اس طرح کہ دوسروں سے اخبار لیتے اور پڑھ کر واپس کر دیتے ہیں وہ پہلے یہ پتہ لگاتے ہیں کہ اخبار کس کے نام آتا ہے اور پھر ہر شام کو وہاں پہنچ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیوں صاحب "الفضل" آیا چنانچہ وہ ان سے الفضل لیتے اور دو دو تین تین دن کے بعد واپس کرتے ہیں حتیٰ کہ

بعض دوست شکایت کرتے ہیں

کہ اس قسم کے مفت خورے ہمیں بھی اخبار پڑھنے نہیں دیتے جونہی اخبار پہنچتا ہے وہ آموجود ہوتے ہیں اور پھر اخبار فوراً گھر لے جاتے ہیں اور اپنی بیوی اور بچوں کو پڑھاتے ہیں اور جو شخص اپنی گرہ سے قیمت خرچ کر کے اخبار خریدتا ہے اسے

تیسرے اور بعض دفعہ چوتھے دن اخبار ملتا ہے۔ گویا ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہتے ہیں کوئی شخص دلی میں بیٹھا عینک لگائے اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک اور شخص جو مفت خورہ تھا کہنے لگا ذرا عینک تو دکھائیے۔ اس نے عینک دکھائی تو وہ جھٹ آنکھوں پہ لگائی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جب دیکھا کہ وہ عینک کے انتظار میں اخبار چھوڑے بیٹھا ہے تو کہنے لگا۔ اوہو آپ عینک کے بغیر نہیں پڑھ سکتے۔ لائیے اتنی دیر میں ہی اخبار پڑھ لوں۔ تو یہ بہت ہی غلط طریق ہے جو لوگوں میں رائج ہے۔ دوستوں کو چاہئیے کہ وہ حتی الوسع

قربانی کرکے بھی اخبارات خریدیں

یہ ان کا اخبار ہوا اور یہ احسان ہوگا۔ میرے نزدیک وہ شخص جس کی ڈیڑھ دو سو یا اڑھائی سو روپیہ تنخواہ ہو اس کی یہ نہایت ادنیٰ قربانی ہے کہ وہ تیس چالیس روپے سالانہ اخبارات پر خرچ کرے۔ بلکہ میرے نزدیک تو اس کا نام قربانی رکھنا بھی قابل شرم بات ہے اور ایسا طبقہ جو تیس چالیس روپے سالانہ اخبارات پر خرچ کر سکتا ہے ہماری جماعت میں کم سے کم اڑھائی تین ہزار ہے گویا اڑھائی تین ہزار یقیناً ایسے لوگ ہماری جماعت میں موجود ہیں جو الفضل کو جو سلسلہ کا ڈیلی اخبار ہے خرید سکتے ہیں پس اگر ایسے لوگ الفضل کی طرف توجہ کریں تو اس کی خریداری محض اس طبقہ کی وجہ سے اڑھائی تین ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو پچاس روپے سالانہ اخبارات خریدنے کے لئے خرچ کر سکتے ہیں اگر ان کو ملایا جائے تو الفضل کی کم از کم خریداری پانچ ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ پھر اس سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو پانچ دس روپے سالانہ خرچ کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسرے رسائل کی خریداری کی طرف توجہ کریں تو ان میں سے ہر رسالہ کا پانچ پانچ چھ چھ ہزار خریدار ہو سکتا ہے۔

پس میں

دوستوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں

انہیں اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئیے کہ میں الفضل کی تائید کے لئے کہہ رہا ہوں۔ بلکہ میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تا آپ لوگوں کے ایمان مضبوط ہوں۔ مخالف جب بھی حملہ کرتا ہے اس لئے کرتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے میں بعض لوگوں کو ورغلا لوں گا کیونکہ وہ سلسلہ کی تعلیم سے پوری طرح واقف نہیں۔ لیکن اگر جماعت پوری طرح سلسلہ سے وابستہ ہو اور جماعت کے عقائد اور تعلیمات سے واقفیت ہو تو وہ حملہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پس سلسلہ سے وابستگی کے لئے بھی اخبارات کی خریداری ضروری ہے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھیڑیا حملہ کر کے کسی بھیڑ کو لے جائے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعتوں کے

سیکرٹری اپنی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے وہ پوری کوشش یہ کریں گے کہ اخبار کے خریداروں میں اضافہ ہو تا کہ الفضل بغیر کسی تکلیف کے چل سکے۔ لیکن اس کے ساتھ میں

اخبار والوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں

کہ پیشگی قیمت لئے بغیر وہ کسی کے نام اخبار جاری نہ کیا کریں۔ کیونکہ بعض لوگ اخبار تو وصول کرتے چلے جاتے ہیں مگر بعد میں قیمت نہیں دیتے اور اس طرح اخبار والوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے پس آئندہ کے لئے تمام اخبارات والوں کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے کہ جس اخبار کا خریداروں کے نام بقایا ہوگا اس سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں اور میں سمجھتا ہوں اگر اس بات کی عادت ڈال لی جائے کہ بغیر پیشگی قیمت لئے کسی کے نام اخبار جاری نہیں کرنا تو تھوڑے ہی دنوں میں لوگوں کو بھی پیشگی قیمت دینے کی عادت ہو سکتی ہے میں نے جب الفضل جاری کیا تو اس وقت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی اکمل صاحب جو اخبارات کا پرانا تجربہ رکھتے تھے مجھ پر زور دیتے تھے کہ اگر ایسا کیا گیا تو اخبار نہیں چل سکے گا مگر میں نے کہا میں تو اس کے نام اخبار جاری کروں گا جو پیشگی قیمت دے گا اور اگر اس کے نتیجہ میں اخبار بند ہوتا ہے تو بہتر ہے کہ کل بند ہونے کی بجائے آج ہی بند ہو جائے۔ مگر چونکہ میں ایک عزم کے ساتھ اس پر قائم ہو گیا اس لئے میں نے دیکھا کہ لوگ پیشگی قیمت دے کر الفضل کے خریدار بنتے تھے حتیٰ کہ بعض ہندو اور غیر احمدی بھی اس کے خریدار تھے بلکہ ایک انگریز بھی اس وقت خریدار تھا اور یہ سب پیشگی قیمت دیتے تھے۔ اگر انسان ایک دفعہ ضد کر کے بیٹھ جائے اور کہے کہ خواہ کچھ ہو میں نے اس طریق میں تبدیلی نہیں کرنی تو آہستہ آہستہ لوگ اسی طرف آ جاتے ہیں۔ پس اخبارات والوں کو بھی میں سنا دیتا ہوں کہ آئندہ اس اخبار سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہوگی جو بقایا پر چلتا ہو۔ صرف اس اخبار سے ہمیں ہمدردی ہوگی جس کے چلانے والے

لوگوں سے پیشگی قیمت

لیتے ہوں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ سال بھر کی بجائے چھ مہینے یا تین مہینے کی پیشگی قیمت دے کر اگر کوئی اپنے نام اخبار جاری کرانا چاہے تو اس کے نام چھ مہینے یا تین مہینے کے لئے اخبار جاری کر دیا جائے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کے نام اخبار مفت جا رہا ہو بلکہ قیمت ختم ہونے سے پندرہ دن پہلے اسے نوٹس دے دینا چاہئیے اور آئندہ کے لئے قیمت کا مطالبہ کرنا چاہئیے۔ انگریزی اخبارات تو صرف ایک ہفتہ کی مہلت دیتے ہیں اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ کسی نے توجہ نہیں کی تو فوراً اس کے نام اخبار بند کر دیتے ہیں۔ پس یہ بھی ایک بے اصولا پن ہے کہ بغیر قیمت لئے اخبار بھیجے جائیں۔ اس سے جماعت میں سستی اور غفلت پیدا ہوتی ہے۔ پس تمام اخبارات والوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے کہ جو اخبار بقایاؤں پر چلے گا اس سے آئندہ ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہوگی۔

بعض دوست یہ بھی کہا کرتے ہیں

کہ ہمیں اخبار کی قیمت میں کچھ رعایت دی جائے حالانکہ ہمارے ملک میں اخبارات نفع پر نہیں بلکہ نقصان پر چل رہے ہیں۔ اسی لئے بعض اخبارات کا طریق ہوتا ہے کہ پہلے وہ کسی رئیس یا نواب کی تعریف میں ایک نوٹ لکھ دیتے ہیں اور اخبار اسے بھجوا دیتے ہیں۔ پھر خود اس کے پاس چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں جناب نے وہ نوٹ ملاحظہ فرمایا ہے۔ ہمارا اخبار جناب کا خادم ہے اور ہمیشہ خادم رہے گا۔ اس طرح چند تعریفی کلمات کہہ کر اس سے کچھ روپیہ بٹور لیتے ہیں اور اگر وہ کچھ نہیں دیتا تو اگلا نوٹ اس کی مذمت میں شائع کرتے ہیں اور اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں رئیس یا نواب کے خلاف نہایت سخت رپورٹیں پہنچ رہی ہیں اگر وہ چاہیں اور ہمیں یقین دلا دیں کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے تو ہم ان رپورٹوں کی تردید کر سکتے ہیں۔ اس پر اگر وہ ڈرپوک ہوتا ہے تو سو دو سو روپے بھجوا دیتا ہے اور معاملہ دب جاتا ہے۔ اور اگر وہ پھر بھی کچھ نہیں دیتا تو انہیں سخت رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں اور اس کے خلاف وقتاً فوقتاً نوٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اخبار والوں کی منت و سماجت کرتا ہے یا مقدمہ کر کے سیدھا کر لیتا ہے۔ لیکن ہمارے اخبار کی یہ حالت نہیں ہمارے اخبارات اگر اس طرح کریں تو ہم انہیں ایسی سزا دیں کہ ان کے لئے اخبار چلانا مشکل ہو جائے۔ پھر باقی

اخبارات والوں کا یہ بھی طریق ہے

کہ وہ امراء کو اپنے اخبارات کا زبردستی وی پی کر دیتے ہیں اور اپنا خط لکھ دیتے ہیں کہ آپ جیسے قوم پرور اصحاب سے توقع ہے کہ ہمارے اخبار کا وی پی وصول کر کے ہماری امداد فرمائیں گے۔ چنانچہ میرے نام بھی اس قسم کے اخبارات والے زبردستی وی پی کر دیتے ہیں اور ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں کہ جناب کی خدمت میں اخبار آ رہا ہے جناب سے توقع ہے کہ آپ اخبار کا وی پی وصول فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ یوں وہ مجھے گالیاں دیں گے اور کافر اور جھوٹا کہیں گے۔ مگر جب اخبار کا وی پی کریں گے تو یہ لکھ دیں گے کہ امید ہے کہ جناب وی پی وصول کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے غرض اسی طرح وہ اخبارات چل رہے ہیں۔ یورپ میں البتہ اور کیفیت ہے۔ وہاں اخبارات سرمایہ پر چلتے ہیں۔ گو کچھ طبقہ وہاں بھی اسی قسم کے گزارے کرتا ہے پس یہ بالکل غلط خیال ہے کہ اخبار والے پندرہ بیس روپے سالانہ قیمت لے کر کچھ کما رہے ہوتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ پندرہ بیس روپے لیتے ہیں اور پچیس تیس روپے ان کے خرچ ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے اخبار ہیں انہیں تو صرف ایک کلرک کی تنخواہ بچتی ہے جو اس وجہ سے ہے کہ وہ آپ ہی سب کام کرتے ہیں اور کوئی زائد کلرک نہیں رکھتے۔ تو دے لیتے ہیں اس سے زیادہ انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا میں امید کرتا ہوں کہ

دوست خاص طور پر اس طرف توجہ کریں گے اور جماعتوں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان کوئی ایسا مؤثر قدم اٹھائیں گے جس کی وجہ سے ہمارے اخبارات و رسائل کی زندگی معرض خطر سے نکل جائے۔

(باقی)

ایک اہم اجلاس

آج مورخہ ۳۰ اپریل بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت وسطی میں مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت وسطی کے زیر اہتمام ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے جس میں مکرم میاں عبدالحئی صاحب رامہ ناظر بیت المال جو حال ہی میں مشرقی پاکستان کے دورہ سے واپس آئے ہیں وہاں کے حالات سنائیں گے۔ علاوہ ازیں تبلیغی متحرک تصاویر بھی دکھائی جائیں گی۔ احباب زیادہ سے زیادہ اس جلسہ میں شرکت فرمائیں (زعیم مجلس خدام الاحمدیہ)

درخواست دعا

میری دو بچیوں نے مڈل کا اور ایک بچی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان تینوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اور تمام بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے

(امۃ الحمید بیگم ۱۰۴ میلا رام پارک گوجر سنگھ ۔ لاہور)

قسط پنجم

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

اہلیہ شیخ عبدالرب صاحب مرحوم

پہلا واقعہ } حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ جو محترم حکیم میاں جمال الدین صاحب آف قادیان کی بیٹی اور خاکسار کی خوشدامن تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ جب آپ کے خاوند محترم شیخ عبدالرب صاحب اپنی آخری بیماری میں بیمار ہو گئے اور آپ کو بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل کیا گیا تو ایک دن شیخ محمد اسماعیل جو لائلپور کے مشہور کارخانہ دار تھے اور جن کی ملازمت میں محترم شیخ عبدالرب صاحب نے احمدیت قبول کرنے کے بعد ساری عمر گزاری۔ آپ کے پاس گئے اور کہا۔ کہ تمہارے خاوند (یعنی حضرت شیخ عبدالرب صاحب) کی بیماری کا بڑا باعث یہی ہے کہ وہ دفتر کے تھکا دینے والے کام کے بعد سیدھا مسجد چلا جاتا ہے۔ اور آدھی آدھی رات تک تبلیغ میں مصروف رہتا ہے۔ اب تمہارے بیٹے (مراد عزیزم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری) کا بھی یہی حال ہے۔ اگر اس کی زندگی کی ضرورت ہے تو اسے سمجھاؤ۔ کہ اس قدر محنت ماری نہ کیا کرے"۔

شیخ صاحب موصوف کی یہ گفتگو سن کر آپ کی زوجہ محترمہ نے جواب دیا "میاں جی! اگر میرا بیٹا تبلیغ کرتے مرتا ہے تو مرنے دو اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ تبلیغ کرتے ہوئے مر جائے"۔

اللہ! اللہ! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیات کو بھی کس قدر دین سے محبت تھی کہ دین پھیلانے کے نتیجہ میں اگر خاوند اور بیٹے دونوں کی جانیں جاتی ہیں۔ تو وہ کہتی ہیں۔ جانے دو۔ اگر وہ دین پھیلاتے مرتے ہیں تو مرنے دو اس سے بڑھکر میرے لئے اور کونسی خوشی ہو سکتی ہے۔

دوسرا موقعہ } حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ جب تمہارے ابا (مراد شیخ عبدالرب صاحب مرحوم) کی بیماری لمبی ہو گئی۔ تو ایک دن تہجد کی نماز میں سخت قلق اور اضطراب میں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور کہا۔ کہ جب تک مجھے یہ علم نہیں ہوگا۔ کہ ان کو شفا حاصل ہو گی یا نہیں؟ میں سجدہ سے سر نہیں اٹھاؤنگی مجھے آج ہی پتہ لگنا چاہیئے۔ کہ کب صحت ہوگی فرمایا کرتی تھیں کہ تھوڑی دیر بعد مجھ پر ایک کیفیت طاری ہوئی۔ مجھے ایک انگلی نظر آئی جو ایک خوبصورت قبر کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ اور کہہ رہی تھی۔ اسی میں شفا ہے۔ اسی میں شفا ہے۔ یہ نظارہ دیکھکر میری زبان سے نکلا "ہائے فوت ہو گئے۔ ہائے فوت ہو گئے" اتنے میں ایک زبردست آواز آئی وہ زندہ ہیں۔ وہ زندہ ہیں"۔ پھر میں نے کہا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ پھر زبردست آواز آئی۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر تیسری مرتبہ میں نے یہی کہا۔ کہ وہ آگے تو بے شک زندہ ہیں مگر ہمارے لئے فوت ہو گئے ہیں۔ پھر آواز نہیں آئی۔

اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ صحابیات کو بھی دعاؤں پر کس قدر یقین تھا۔ وہ یہ سمجھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس قدر قریب ہے کہ جس بات کا ہمیں اور کسی ذریعہ سے علم نہ ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے پوچھ سکتے ہیں۔

اللھم صل علی محمد وآل محمد

حضرت مولوی عبدالرب صاحب سنوری

یہ بزرگ سابقون الاولون کی جماعت میں ایک سربرآوردہ اور ممتاز بزرگ تھے اپنے تقویٰ، طہارت اور اخلاص کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتے تھے انہوں نے حضرت اقدس کے بے شمار نشانات دیکھے اور اپنے ایمان اور عرفان میں حیرت انگیز ترقی کی۔ یہی صاحب ہیں جن کے پاس حضرت اقدس کا وہ کرتہ تھا جس پر ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ کے قلم جھٹکنے سے سرخی کے چھینٹے پڑے ان کے متعلق حضورؑ نے بعض تحریریں لکھیں جن میں فرمایا کہ

> "یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلا جنبش نہیں لا سکتا۔

حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم لودھیانوی

حضرت منشی صاحب لودھیانہ محلہ جدید میں ایک صاحب ارشاد بزرگ تھے۔ ہزاروں مرید تھے۔ حضرت اقدس سے حد درجہ اخلاص رکھتے تھے۔ گو وہ اعلان بیعت سے پہلے وفات پا گئے۔ مگر حضرت اقدس نے انہیں مبائعین میں شریک قرار دیا۔

حضور نے ایک خط حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو مورخہ ۲۳؍ جنوری ۱۸۸۸ء کو لکھا جس میں منشی صاحب موصوف کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر ہے

حضرت اقدس کا خط حضرت خلیفہ اول کے نام } اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سناتا ہوں۔ منشی صاحب موصوف اصل میں متوطن دہلی کے تھے شاید ایام مفسدہ ۱۸۵۷ء میں لدھیانہ آکر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ نہایت بزرگوار خوبصورت، خوب سیرت، صاف باطن۔ متقی۔ باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے۔ کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسر شان ہے مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا۔ کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں۔ اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہو گئے۔ مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا۔ اخیر تک نبھا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے۔ خدمت کرتے رہے۔ اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپیہ اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بدل و جان ساعی رہے اور پھر حج کی تیاری کی۔ اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھا تھا۔ جاتے وقت پچیس روپے بھیجے اور ایک بڑا لمبا اور دردناک خط لکھا۔ جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے۔ اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت و خوش تقریری و وجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھی۔ مومن صادق اور صالح آدمی تھے۔ جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے۔ اسلئے ان میں تعصب نہیں تھا۔ میری نسبت وہ خوب جانتے تھے۔ کہ یہ حنفی تقلید پر قائم نہیں ہیں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں پھر بھی یہ خیال انہیں محبت و اخلاص سے نہیں روکتا تھا"۔

آپکی مومنانہ فراست } یہ وہی حضرت منشی احمد جان صاحبؓ ہیں۔ جن کی مومنانہ فراست نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔ کہ حضرت اقدس خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود بن کر مبعوث ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے جو اعلان براہین احمدیہ کی اعانت کے لئے شائع کیا۔ اس میں لکھا ہے

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اولاد کو وصیت } آپنے اپنی اولاد اور مریدوں کو حضرت اقدس کے ساتھ ارادت و عقیدت کی وصیت فرمائی تھی۔ سو الحمدللہ کہ آپکی ساری کی ساری اولاد سلسلہ عالیہ سے وابستہ اور صدق و صفا کے اعلیٰ مقام پر ہے۔ اور حضرت موصوف کی صاحبزادی صاحبہ کو یہ شرف حاصل ہوا۔ کہ وہ حضرت اقدس کی تحریک سے اس جلیل القدر انسان کے

دارالافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال :- ڈاڑھی کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کا اسوۂ حسنہ کیا ہے۔ ڈاڑھی کتنی لمبی ہونی چاہیئے۔ کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا عرض اور طول سے ڈاڑھی کٹوانا ثابت ہے۔

جواب :- ڈاڑھی کا رکھنا اسلامی شعار میں داخل ہے۔ ڈاڑھی زیادہ سے زیادہ کتنی لمبی ہو اور کیا ڈاڑھی کے بال کٹوانے جائز ہیں یا نہیں۔ اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کا اسوۂ حسنہ عملاً و قولاً ہمارے سامنے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کے متعلق حدیث ہے :-

ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یأخذ من لحیتہ من عرضھا وطولھا۔ ترمذی باب ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ جلد ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عملی نمونہ پیش کرنے کے علاوہ فرماتے ہیں :-

> "ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھکر کٹوا دینی چاہیئے۔ خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھدیا ہے

(بدر ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۰۷ء و فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۳۱)

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک تربیتی اجلاس

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کی تقریر

مورخہ ۸/۲/۶۲ کو دارالذکر میو روڈ لاہور میں مرکزی مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور اور کارکنان حلقہ جات شہر و جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال بھی اس میں شرکت کے لئے ربوہ سے تشریف لائے تھے۔

اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کرنے کے لئے مکرم جناب امیر صاحب نے دینی اجتماعات کی برکات اور نظام سلسلہ کی پابندی پر نہایت احسن پیرایہ اور مؤثر طریق پر حاضرین کو توجہ دلائی اور واضح فرمایا کہ جب تک مسلمان منظم رہے ان کو کسی نے نقصان نہ پہنچایا۔ لیکن جب تنظیم کی طرف سے لاپرواہی ہونے لگی تو زوال آنا شروع ہو گیا۔ اس لئے کارکنان کو نظام جیسی عظیم المرتبت نعمت کی قدر کرنا چاہئیے۔ ان کا فرض ہے کہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کسی طرح کی کوتاہی نہ کریں اور مرکز کی ہدایات پر پوری طرح عمل کریں۔ مکرم امیر صاحب نے یہ بھی وضاحت فرمائی کہ مالی قربانیاں کرنا بھی تنظیم کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ اس لئے مالی قربانیوں کے متعلق مرکزی ہدایات پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے تا کہ سلسلہ کی تبلیغی مساعی مستقل طور پر جاری رہ سکیں۔

اس کے بعد مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے دلکش پیرائے میں تنظیم سلسلہ سلسلے کے لئے مالی قربانیوں کی طرف احباب کو توجہ دلائی اور اپنی تقریر کو مناسب مواقع پر قرآنی آیات اور زمانہ نبوی کے واقعات سے مزین فرمایا۔ اس تقریر نے کارکنوں کے دلوں میں کام کرنے کی روح کو تازہ کر دیا۔

مکرم رامہ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران یہ وضاحت بھی کی کہ جماعت لاہور نے گذشتہ تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی مالی قربانیوں کا معیار بلند کر دیا۔ چنانچہ پانچ سال گذشتہ کے ۹۷۰۰۰/- روپے کے بجٹ کے مقابلہ میں سال رواں کا بجٹ دو لاکھ روپیہ سے زیادہ ہو گیا۔ اس انکشاف سے کارکنان کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔ اور صاف طور پر معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کارکن کے دل میں یہ تڑپ موجود ہے کہ جہاں بجٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے زیادتی ہوئی ہے وہاں وصولی کی رفتار بھی اتنی ہی بڑھ جائے۔ یعنی بجٹ کے مقابلے میں سال رواں کی وصولی سو فیصدی ہو جائے۔

مکرم رامہ صاحب نے فرمایا اگر تمام جماعتوں میں یہی جوش اور روح پیدا ہو جائے تو بجٹ تھوڑے ہی عرصہ میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے مطابق پچیس لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے گا۔

یہ تقریر نہایت مدلل اور مؤثر تھی۔

آخیر میں مکرم جناب امیر صاحب نے ناظر صاحب بیت المال اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ لاہور)

درخواست دعا

میرے والد صاحب چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(لطیف احمد عارف۔ ربوہ)

”مساجد کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے“

ہمارے محسن آقا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی طرف سے خوشخبری دیتے ہیں کہ جو شخص میرے لئے اس دنیا میں مسجد بناتا ہے میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں۔ تعمیر مساجد ہی حقیقی صدقہ جاریہ ہے اور اس کی برکات سے ساری جماعت کو مستفیض کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے عزم صمیم فرمایا ہے کہ:-

”ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں، ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی“

اس لئے تعمیر مساجد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد فرمودہ لائحہ عمل بڑی کثرت سے جماعت میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کے مطابق جملہ افراد جماعت پیرا ہو کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں اور خدا تعالےٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث بنیں اور یہ نکتہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ:-

”مساجد کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے“

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ و محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ دختران میاں محمد مراد صاحب ساکنان کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ نے لکھا کہ ہمارے والد صاحب ساکن پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ وفات پا گئے ہیں۔ چونکہ مرحوم کی نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ اس لئے مرحوم کی ذاتی امانت کے مبلغ چار صد روپے جو امانت تحریک جدید میں جمع ہیں۔ ہمیں دئے جائیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

۲۔ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد دین صاحب مرحوم معلمہ پرائمری گرلز سکول بچا کلاں ضلع سرگودھا و محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ و پروین اختر صاحبہ دختران اور مکرم صلاح الدین صاحب و معین الدین صاحب پسران نے لکھا ہے کہ مرحوم کے نام پر ملنے والی رقم بسلسلہ الاٹمنٹ اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) ہمیں دی جائے۔ کیونکہ ہمارے علاوہ مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔ اس کی تصدیق مکرم ماسٹر خیر علی صاحب ٹیچر و امیر جماعت احمدیہ اوجھ نے کی ہے سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

۳۔ مکرم شیخ نصیرالدین احمد صاحب ابن جناب ڈاکٹر بدرالدین نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم کی امانت صدر انجمن احمدیہ کے پاس مبلغ ۹۱۲/۱/۴ موجود ہے یہ رقم میری والدہ محترمہ مسماۃ سراج بی بی صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ مکرم شیخ منیرالدین احمد صاحب ابن ڈاکٹر صاحب مرحوم اور محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ عطیہ و محترمہ امۃ الکریم صاحبہ رضیہ نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دارالرحمت وسطی ربوہ سے تعلق رکھنے والے احباب کیلئے

ضروری اعلان

—— از مکرم ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ——

ربوہ کے اکثر محلہ جات میں مستقل مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور بعض میں زیر تعمیر ہیں۔ محلہ دارالرحمت وسطی میں بھی مستقل مسجد کی تعمیر کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ چند ایک مخیر احباب نے بفضلہ تعالےٰ اس کار خیر میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ جن کے اسماء گرامی پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ مکرم جمعدار چوہدری غلام رسول صاحب آف کویت نے پانصد کا وعدہ ادا کر دیا ہے۔ ایسے ہی میاں شریف احمد صاحب آف لاہور نے ایک ملکہ دیا ہے اور مرزا محمد عثمان صاحب بحرین نے ۱۶۰/- روپے وعدہ کے علاوہ ایک ہزار اینٹ دینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ چند ایک دوستوں نے سو سو روپے کے وعدے کئے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ رقم نہایت قلیل ہے۔ خرچ کا اندازہ کم از کم بارہ چودہ ہزار ہے۔ لہذا دارالرحمت وسطی سے تعلق رکھنے والے ہر ایک بھائی اور بہن سے میری یہ درخواست ہے کہ جنہوں نے وعدے کئے ہوتے ہیں وہ جلد ادا فرمائیں اور جنہوں نے ابھی تک وعدے نہیں کئے وہ براہ مہربانی وعدے اور ادائے گی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ اللہ تعالےٰ کا یہ گھر جلد شروع ہو کر پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے مال اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

کرنل نصراللہ خاں صاحب کانپوری کہاں ہیں

مکرم کرنل نصراللہ خاں صاحب ولد نوشاد علی خاں صاحب موصی ۶۲۲۳ سابقہ سکونت کانپور کے موجودہ اڈریس کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے اڈریس کا علم ہو تو اس سے اطلاع دیں۔ یا اگر موصی اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے فوری دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

یہ صاحب شروع جون ۶۱ء سے کھاریاں کینٹ سے مستعفی ہو کر عدم پتہ چلے گئے ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق یہ صاحب لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ لیکن جماعت لاہور کو ان کا پتہ معلوم نہیں ہو سکا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصولی چندہ وقفِ جدید۔ سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ بھجوا دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے اور دین و دنیا کے انعامات سے مالا مال کرے۔ آمین (ناظم مالی وقفِ جدید)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	وصولی
۱	مکرم چوہدری نور الٰہی صاحب واہ کینٹ	۶-۰۰
۲	اہلیہ صاحبہ مبارک بی بی و بچگان ″	۶-۰۰
۳	بشیر احمد صاحب شاہ پور ضلع سرگودھا	۷-۰۰
۴	ڈاکٹر گوہر دین صاحب کوٹ فتح خان ضلع کیمبل پور۔	۶-۰۰
۵	اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″	۶-۰۰
۶	مکرم ماسٹر خلیل احمد صاحب گوجرہ ضلع لائل پور۔	۶-۵۰
۷	چوہدری فضل احمد صاحب ″	۸-۰۰
۸	محمد اسحٰق صاحب ″	۶-۷۵
۹	سید کرم شاہ صاحب ″	۶-۳۱
۱۰	حضور احمد صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۶-۲۵
۱۱	محمد صدیق صاحب بھگو بھٹی ضلع سیالکوٹ	۷-۰۰
۱۲	صوفی غلام حسین صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان۔	۶-۰۰
۱۳	امۃ الرشید صاحبہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ۔	۶-۰۰
۱۴	مکرم ماسٹر علی محمد صاحب چک ۶۰ ج ب شہباز پور ضلع لائل پور۔	۶-۰۰
۱۵	اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد صدیق صاحب ″	۶-۰۰
۱۶	محمد یوسف صاحب ″	۶-۰۰
۱۷	اللہ لوک صاحب ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ۔	۶-۰۰
۱۸	مکرم ایس ایم حسن صاحب ڈھاکہ	۱۲۳-۰۰
۱۹	مسز زینب حسن صاحبہ ″	۶۲-۰۰
۲۰	ایس۔ ایم زبیر حسین صاحب ″	۶-۰۰
۲۱	محمد عثمان غنی صاحب ″	۶-۰۰
۲۲	خواجہ محمد یوسف صاحب ″	۶-۰۰
۲۳	سید وقار احمد صاحب ″	۷-۰۰
۲۴	محمد سعید صاحب ″	۶-۰۰
۲۵	شیخ ظفر احمد صاحب ″	۲۷-۰۰
۲۶	شمس الرحمٰن صاحب ″	۶-۰۰
۲۷	مسز رانا خورشید صاحب ″	۷-۰۰
۲۸	خورشید حسین صاحب ″	۷-۰۰
۲۹	شفیق احمد صاحب ″	۶-۵۰
۳۰	صلاح الدین خاندکر صاحب ″	۶-۵۰
۳۱	سید سہیل احمد صاحب ″	۶-۰۰
۳۲	اہلیہ صاحبہ ″ ″	۱۲-۰۰
۳۳	والدہ صاحبہ ″ ″	۶-۰۰
۳۴	ڈاکٹر عبد المجید صاحب ″	۱۵-۰۰
۳۵	خواجہ نصیر احمد صاحب ″	۶-۰۰
۳۶	محمد اسحٰق قریشی صاحب ″	۱۸-۰۰
۳۷	عبد الحمید صاحب ″	۱۵-۰۰
۳۸	محمد فضل کریم صاحب ″	۶-۰۰
۳۹	عارف عبد الستار صاحب ″	۱۲-۵۰
۴۰	مکرم احمد عطاء الرحمٰن صاحب ڈھاکہ	۶-۰۰
۴۱	کیپٹن صوفی چوہدری صاحب ″	۱۸-۰۰
۴۲	چوہدری نور الاسلام صاحب ″	۱۰-۰۰
۴۳	محمد یوسف صاحب ″	۱۳-۰۰
۴۴	بشیر الدین احمد صاحب ″	۶-۰۰
۴۵	مکرم ابو الخیر صاحب صدیقی میر پور خاص	۱۱-۰۰
۴۶	عبد الرحمٰن صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۶-۲۵
۴۷	شیخ فضل دین عبد الحکیم صاحبان ″	۱۰-۰۰
۴۸	چوہدری مختار احمد صاحب شیخوپورہ شہر۔	۶-۵۰
۴۹	مولوی بشیر محمد صاحب شیخوپورہ شہر	۶-۳۷
۵۰	مستری تاج دین صاحب ″ ″	۶-۰۰
۵۱	چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ کانسٹیبل موضع مدار شیخوپورہ	۲۰-۰۰
۵۲	عنایت بیگم صاحبہ چک سکندر ضلع گجرات	۱۲-۰۰
۵۳	ناصرہ بیگم صاحبہ ″ ″	۶-۰۰
۵۴	میاں عبد اللطیف صاحب ″ ″	۶-۰۰
۵۵	بذریعہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ از طلباء سکول	۲۲۵-۰۰
۵۶	فوزیہ (بی بی گگو) بنت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب ربوہ	۶-۰۰
۵۷	ناصر احمد صاحب انچارج C.R.F. چاچکانوالی فارم ضلع گوجرانوالہ	۱۰-۰۰
۵۸	ملک جلال الدین صاحب سکرٹری مال بدین ضلع حیدر آباد (بلا تفصیل)	۷-۰۰
۵۹	بشیر احمد صاحب بھڑی چیٹھہ سکرٹری مال ضلع گوجرانوالہ (بلا تفصیل)	۱۳-۰۰
۶۰	امام الدین صاحب تسکین باندھی ضلع نواب شاہ	۶-۵۰
۶۱	محمد ابراہیم صاحب ″	۶-۰۰
۶۲	محمد شریف صاحب ″	۶-۰۰
۶۳	بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔	۶-۰۰
۶۴	محمد فیروز صاحب مونگ ضلع گجرات	۶-۰۰
۶۵	محمد علی صاحب کوٹ سلطان ضلع جھنگ	۶-۰۰
۶۶	محمد امین صاحب ″ ″	۶-۰۰
۶۷	چوہدری بشیر احمد صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
۶۸	حمید الدین صاحب کوٹھی ہیرا سنگھ ضلع منٹگمری۔	۶-۵۰
۶۹	غلام محمد صاحب ″ ″	۶-۲۳
۷۰	میاں خان صاحب پریذیڈنٹ ترکھا ضلع گجرات۔	۷-۰۰
۷۱	ملک غلام رسول صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا۔	۷-۵۰
۷۲	محمد ابراہیم صاحب بھالیہ ضلع گجرات	۲۸-۰۰
۷۳	عبد العزیز صاحب نشاد گر مولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۱۰-۰۰
۷۴	مکرم شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔	۱۲-۲۵
۷۵	میاں حاجی رشید احمد صاحب مع خاندان ″	۱۲-۲۵
۷۶	چوہدری عبد الرزاق صاحب ″	۱۰-۰۰
۷۷	بابا کرم الٰہی صاحب ربوکے ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
۷۸	مکرم محمد اسحٰق صاحب خادم مرحوم بذریعہ محمد شفیع صاحب سلیم پوری واہ کینٹ	۶-۰۰
۷۹	مکرمہ بشریٰ صوفیہ صاحبہ خوشاب ضلع سرگودھا۔	۶-۰۶
۸۰	مکرم چوہدری رسول بخش صاحب چک ۶ ب ۱۱-۱ ضلع منٹگمری	۹-۰۰
۸۱	صوفی غلام رسول صاحب ″	۶-۰۰
۸۲	چوہدری رحمت خان صاحب ″	۶-۰۰
۸۳	چوہدری بشیر احمد صاحب ″	۶-۰۰
۸۴	مولوی محمد اعظم صاحب ″	۶-۰۰
۸۵	چوہدری محمد خان صاحب ″	۶-۰۰
۸۶	مکرم رائے غلام محمد صاحب عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ	۲۵-۰۰
۸۷	حافظ محمد عبد اللہ صاحب ″	۶-۰۰
۸۸	سلطان احمد صاحب صوفی ″	۶-۰۰
۸۹	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ	۶-۳۱
۹۰	مقصود حسین صاحب ″	۶-۰۶
۹۱	محمد اقبال صاحب ″	۶-۱۲
۹۲	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔	۶-۳۷
۹۳	امیر الدین صاحب چک ۴۳ ضلع لائل پور۔	۶-۰۰
۹۴	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا شہر۔	۱۵-۰۰
۹۵	ڈاکٹر ایس اے صوفی ″ ″	۶-۰۰
۹۶	مکرمہ صالح خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا۔	۶-۰۰
۹۷	کارپوول ملک محمود احمد صاحب ″	۶-۵۰
۹۸	ملک عبد الشکور صاحب ″	۶-۰۰
۹۹	راجہ فاضل احمد صاحب ″	۶-۵۰
۱۰۰	شیخ محمد اکرام صاحب بہاولپور شہر	۶-۰۰
۱۰۱	ملک عطاء الرحمٰن صاحب ″	۶-۰۰
۱۰۲	محمد سلیمان خان صاحب ″	۶-۱۲
۱۰۳	اہلیہ صاحبہ احمد علی صاحب چک ۲۶ ضلع گجرات۔	۸-۰۰
۱۰۴	محمد اسمٰعیل صاحب ولد منشی محمد دین صاحب بشیر آباد اسٹیٹ۔	۸-۰۰
۱۰۵	والدین ″ ″ ″	۶-۰۰
۱۰۶	مکرم عبد العزیز صاحب مالی باغ معہ اہل و عیال بشیر آباد اسٹیٹ خود	۵۰-۰۰
۱۰۷	″ ″ منجانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود اور دیگر جملہ بزرگان امت۔	۳۰-۰۰
۱۰۸	محمد یوسف صاحب نمبردار معہ عیال چک ۵۵/۳ ٹکڑا ضلع لائل پور	۶-۰۰
۱۰۹	احمد دین صاحب ″ ″	۶-۰۰
۱۱۰	عمر حیات محمد شبیر صاحبان ″	۶-۰۰
۱۱۱	رحمانی بی بی صاحبہ ″	۶-۰۰
۱۱۲	رابعہ بی بی صاحبہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔	۶-۵۰
۱۱۳	محمد شفیع صاحب ″ ″	۶-۵۰
۱۱۴	چوہدری صدر دین صاحب چک ۶۱ R.B ضلع لائل پور۔	۶-۰۰
۱۱۵	امیر عالم صاحب کوٹلی آزاد کشمیر	۱۰-۰۰
۱۱۶	چوہدری عبد الحمید صاحب ولد خیر دین گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور	۶-۰۰
۱۱۷	چوہدری رحیم بخش ولد وزیر خان ″	۶-۰۰
۱۱۸	چوہدری شیر محمد صاحب ولد اللہ رکھا صاحب ″	۶-۰۰
۱۱۹	چوہدری لعب دین صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر۔	۱۰-۰۰
۱۲۰	اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ″	۶-۰۰
۱۲۱	محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ	۶-۰۰
۱۲۲	مکرمہ اہلیہ صاحبہ عبد المجید صاحب نیلا گنبد لاہور۔	۶-۳۷
۱۲۳	اہلیہ صاحبہ میاں عبد الرؤف صاحب ″	۶-۲۱
۱۲۴	عبد الکریم صاحب شاد معہ اہلیہ صاحبہ ″	۲۸-۳۷
۱۲۵	اہلیہ صاحبہ میاں محمد حسین صاحب ″	۷-۰۰
۱۲۶	عبد العزیز صاحب مرالہ ضلع گجرات	۶-۰۰
۱۲۷	استانی جمیلہ بیگم صاحبہ جہلم شہر	۹-۰۰
۱۲۸	بابو عبد الکریم صاحب ٹمبر مرچنٹ ″	۱۳-۰۰
۱۲۹	ملک کرم دین صاحب ″	۶-۵۰
۱۳۰	جمعدار عبد القادر آف کھارا ″	۷-۰۰
۱۳۱	اہلیہ صاحبہ مرحومہ مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت جہلم۔	۶-۵۰
۱۳۲	مولوی احمد دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۶-۲۵
	والدین مرحومین ″ ″ ″	۶-۲۵

خدا تعالیٰ کی طرف سے
مسلمانوں پر
اشاعتِ اسلام کی فرضیت
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"فرائض کی انجام دہی میں آپ کو میری مکمل حمایت حاصل ہوگی"

قومی پارلیمنٹ کے منتخب ارکان کو صدر ایوب کی یقین دہانی

راولپنڈی ۳۰ اپریل۔ صدر ایوب نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ قومی پارلیمنٹ کے منتخب ارکان کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو نظریہ پاکستان کے حامی محب وطن اور سماجی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں آپ نے پارلیمنٹ کے منتخب ارکان کو کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ حب الوطنی اور فرض شناسی کے جذبہ سے اپنے فرائض انجام دیں گے۔ قومی اسمبلی کے انتخابات مکمل ہونے پر صدر ایوب نے آج ایک پیغام میں کہا:

۲۸ اپریل کا دن پورے پاکستان کے لئے تاریخی اور اچھے شگون کا دن تھا ملک بھر میں انتخابات پورے نظم و ضبط اور انتہائی سازگار حالات میں ہوئے جس میں ہر ووٹر کو کسی قسم کی رکاوٹ کے بغیر ووٹ ڈالنے کا موقع دیا گیا یقیناً یہ اچھا آغاز ہے اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق منتخب ہونے والے اکثر ارکان (خواہ

میں خواہ وہ کسی سیاسی پارٹی سے وابستہ رہے ہوں) نظریہ پاکستان کے حامی اور محب وطن ہیں اور کچھ نہ کچھ سماجی خدمت انجام دے چکے ہیں مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہ تھا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان جو قومی پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے لئے انتخابی ادارہ ہیں اپنے حق رائے دہی کا استعمال انتہائی احتیاط اور قومی معاشرتی ذمہ داریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کریں گے میں انہیں اس کارکردگی پر مبارکباد دیتا ہوں جو

انتخابات میں کامیاب ہوئے ہیں بہت جلد انہیں ٹھوس پالیسیوں کی تشکیل اور ملک کا انتظام اچھے طریقے سے چلانے کی ذمہ داری سنبھالنی ہوگی اور عنقریب ہم سب کو ایک آزمائشی دور سے گزرنا ہوگا مجھے اس بارہ میں کوئی شبہ نہیں کہ قومی اسمبلی کے ارکان اپنے فرائض حب الوطنی اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ انجام دیں گے۔ صدر نے پارلیمنٹ کے ارکان کو یقین دلایا کہ آپ کے اہم فرائض کی انجام دہی میں آپ کو میری مکمل حمایت حاصل ہوگی بالکل اسی طرح جیسے مجھے ان لوگوں کی حمایت پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے جو محب وطن ہیں اور جن کے دل میں میری طرح قوم کا درد ہے"

قرص نور

۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۱ء تک

- طبی دنیا کی یہ دوا عرصہ بارہ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔
- ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔
- بے شمار تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ ضعف دل و دماغ، دل کی دھڑکن، کمزوری مثانہ پیشاب کی کثرت، چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری کا بفضلہ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج۔

مکمل کورس چار روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بے نظیر بچوں، عورتوں، مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ

سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سرد ہونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

نور اُبٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرے کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، جھاسوں اور جسم کے بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

گدو بیراج ضلع جیکب آباد میں ۲۸ ہزار ایکڑ اراضی کا نیلام

گدو بیراج ضلع جیکب آباد میں ۲۸,۰۰۰ ہزار ایکڑ سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام ۳۰ اپریل سے ۱۲ مئی تک فروخت ہو رہی ہے کوائف حسب ذیل ہیں

۱۔ اراضی غیر دائمی انہار پر خریف ۱۹۶۲ء سے سیراب ہوگی۔

۲۔ ۱۶ ایکڑ سے لے کر ۲۵۶ ایکڑ تک کی لاٹوں میں زمین خریدی جا سکتی ہے موجودہ رقبہ اور نیا خریدکردہ رقبہ ملا کر ۲۵۶ ایکڑ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

۳۔ سرکاری بولی ۴۰۰ روپیہ فی ایکڑ ہے فیصلہ سب سے زیادہ بولی دینے والے کے حق میں ہوگا۔ کل قیمت کا ۱/۴ حصہ فوراً موقع پر وصول کیا جائے گا بقیہ قیمت دو سال گزرنے کے بعد تین سالانہ مساوی اقساط میں ۱/۲ ۶ فیصدی سالانہ مرکب سود کے ساتھ ادا کرنی ہوگی۔

۴۔ اگر کامیاب بولی دہندہ ایک تہائی قیمت فوراً ادا نہ کر سکے تو اس کی ذمہ داری پر زمین دوبارہ نیلام ہوگی اور اگر ... بولی سے کم ہو تو نقصان پہلے شخص سے وصول کیا جائے گا۔

۵۔ اگر کوئی قسط میعاد کے اندر ادا نہ ہو تو بغیر نوٹس کے گرانٹ منسوخ کر دی جائیگی

۶۔ اراضی کی تفصیل اور دیگر شرائط ایک کتاب کی شکل میں شائع کر دیئے گئے ہیں یہ کتاب مغربی پاکستان کے ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے مبلغ ۲ روپیہ میں خریدی جا سکتی ہے۔

۷۔ نیلامی کے بقیہ ایام کا پروگرام حسب ذیل ہے

۳۰ اپریل سے ۳ مئی تک	ڈسٹرکٹ منیجر کشمور
۸ مئی سے ۹ ” ”	دربار ہال جیکب آباد
۱۱ ” ” ۱۲ ” ”	ڈسٹرکٹ منیجر کشمور

جو احباب ان شرائط پر زمین خریدنا چاہتے ہوں وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

خوبصورت آنکھوں کیلئے خوبصورت تحفے

سرمہ نور

آنکھوں کی صفائی۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر۔

چھوٹی شیشی ۸/- بڑی شیشی ایک روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت۔ دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے۔ بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری شے

فی شیشی ۸/- بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ۔ آبادی اچھرہ سنگھ گوجرانوالہ

مغربی پاکستان ہو یا مشرقی پاکستان

دیہات ہو یا قصبہ گاؤں یا شہر

ہماری ادویات

انشاء اللہ ہر جگہ اور ہر مرحلہ پر کامیابی سے استعمال ہو رہی ہیں آپ بھی اپنی ہر قسم کی ضروریات متعلقہ ہومیو پیتھک و بائیو کیمک ادویات خاص ادویات مثلاً بے بی ٹانک (۳/-) ”کیور سٹیو“ (۲/۵۰) ”سپیشل ٹانک“ (۵/-) ”جنرل ٹانک“ (۴/-) اور جانوروں کی خطرناک امراض کے متعلق ہماری خدمات حاصل کریں مکمل فہرست ادویہ اور دیگر معلومات وغیرہ مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

دعائے مغفرت

میرے خسر ملک محمد صادق صاحب جہلمی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور موصی تھے مورخہ ۲۷/۴/۶۲ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱/۲ ۹ بجے دن وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ بعد نماز جمعہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے پڑھا بعدہٗ کندھا بھی دیا۔ مرحوم کی سوائے ایک لڑکی کے اور کوئی اولاد نہ تھی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ملک احمد خان محلہ دارالنصر ربوہ)

درخواست دعا:-

میرا لڑکا عزیز منصور احمد خسرہ اور بخار کی وجہ سے گزشتہ ایک ہفتہ سے بہت بیمار ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے شفائے کامل عطا فرمائے آمین (منظور احمد دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قندرو لنسوال (حبوب اٹھرا) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دوا ہے۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق